www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

خطبہ صدارت

جناب محمد میاں سومرو
چیئرمین سینٹ آف پاکستان

'دہشت گردی اور اسلام'

۲۳/ جولائی کے سیمینار میں صدرِ مجلس کے خطاب کا متن

محترم علماء کرام، ذمہ داران اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ، احبابِ گرامی اور سامعین حضرات!

آج کا یہ سیمینار موجودہ عالمی تناظر میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ایک طرف یہ اکیسویں صدی کے چیلنجز کے جواب میں ایک تربیتی ورکشاپ کا افتتاحیہ ہے تو دوسری طرف اس کی ابتدا دورِ حاضر کے اہم ترین موضوع پر ایک سیمینار سے ہورہی ہے یعنی

'دهشت گردی اور اسلام'

گذشتہ عشرہ سے پوری دنیا میں انتہا پسندی، دہشت گردی اور تخریب کاری کی جتنی وارداتیں ہوئی ہیں، وہ اپنے اثرات اور عواقب کے لحاظ سے پوری انسانی تاریخ میں نمایاں ہیں۔ بالخصوص پاکستان اس وقت اِس عالمی دہشت گردی سے نپٹنے کے لئے ایک اہم کلیدی کردار ادا کررہا ہے، اس اعتبار سے آج کا یہ سیمینار نہ صرف دہشت گردی کے محرکات کو جاننے کا ایک ذریعہ ہے بلکہ اس صورتِ حال سے نکلنے اور امن عامہ کے قیام کے لئے مثبت اور ٹھوس تجاویز بھی سامنے لانا اس کا مقصد ہے، کیونکہ انفرادی حیثیت سے بڑھ کر اجتماعی سطح پر سنجیدگی کے ساتھ عمل کرکے ہی ہم اس بحران سے نکل سکتے ہیں جس میں مشرق ومغرب کے تمام خطے کسی نہ کسی درجے میں الجھاؤ کا شکار ہیں۔

سامعین محترم! دہشت گردی اور تخریب کاری ایک عالمی مسئلہ ہے، اگرچہ اس کی تاریخ بڑی پرانی ہے، جسے 'انتہا پسندی' کا نام بھی دیا جاتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ تخریب کاری کو ہمیشہ انتہا پسندی ہی فروغ دیتی ہے۔ خواہ انتہا پسندی (Extremism) مذہبی نوعیت کی ہو یا اس کا پس منظر معاشی، تجارتی اور سیاسی ہو! اس تشدد کی کوئی ذی شعور انسان یا مہذب دُنیا تائید

© rasailojaraid.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نہیں کرسکتی لیکن یہ مسئلہ اتنا بگڑ چکا ہے کہ اب اس کے خاتمہ کے لئے عالمی برادری کو بالعموم اور اُمت ِمسلمہ کو بالخصوص نمایاں کردار انجام دینا ہوگا۔

اسلام اپنے عقیدے اور مزاج کے علاوہ تاریخی لحاظ سے بھی امن پسندی، صلح جوئی اور عالمی بھائی چارے اور دوسرے ادیان کے احترام کا علمبردار ہے، اس کے بارے میں تشدد کی تہمت اور جبر کا الزام، عالمی پریس میں عام کیا جارہا ہے کہ اسلام انتہا پسندانہ دین ہے حالانکہ اسلام نہ تو انتہا پسندی کی حمایت کرتا ہے اور نہ ہی مسلم امت اس قسم کے منفی ہتھکنڈوں اور تخریبی کارروائیوں کو پسند کرتی ہے۔ ڈیڑھ ارب کی مسلمان آبادی اور ۶۰ کے قریب اسلامی ریاستوں میں سے بلاشبہ کوئی گروہ یا ملک یا اسلامی جماعت دہشت گردی اور انتہا پسندی پر یقین نہیں رکھتی۔

مسلمان خود امن پسند ہیں اور امن پسندانہ سرگرمیوں کے فروغ پر گہرا اعتماد رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کے اندر سے اگر کہیں ردعمل کے طور پر کچھ انفرادی واقعات فرض بھی کرلیے جائیں تو اس کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ پوری ملت ِاسلامیہ اس انتہا پسندی اور دہشت گردانہ سوچ کی حامل ہے۔ آج کی تقاریر اور خطابات میں اس مسئلہ کو سمجھنے اور اس کو حل کرنے کی بہت سی مثبت تجاویز شامل ہیں۔ اس موقع پر میں مغربی سپر قوتوں اور غیر مسلم حضرات سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ غیر جانبدار ہوکر پیش آمدہ مسائل کا تجزیہ کریں اور اس کے حقیقی اسباب تلاش کریں تو اس کے تدارک کی راہیں اُنہیں بہت جلد مل جائیں گی۔ ان شاء اللہ!

احبابِ گرامی! پاکستانی معاشرہ الحمدللہ ایک مہذب نظریہ اور باوقار اساس رکھتا ہے جہاں تخریبی کارروائیوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہم تھوڑا سا ماضی میں جھانکنے کی کوشش کریں کہ ۲۰، ۲۵ سال پہلے افغانستان کی سرزمین پر مشرقی سامراج یعنی سوویت یونین نے جس ننگی جارحیت کا ارتکاب کیا، اس کے دفاع کے لئے امریکی سرپرستی میں ہی عالمی اتحاد نے جان سپاری کا ایک اچھوتا تاریخی کارنامہ انجام دیا تھا جسے مغربی اقوام بالخصوص امریکہ نے بھی اس وقت کے اپنے خاص مفادات کے پیش نظر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا مگر اس کے اثرات مٹانے کے لئے جلد ہی کچھ قوتوں نے دنیا کے نقشے پر ایسی سرگرمیوں کا آغاز کردیا جو اوّل

© rasailojaraid.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وآخر دہشت گردی سے تعلق رکھتی ہیں۔

اگر ہم صدقِ دل سے موجودہ دہشت گردی کے اصلی اسباب کا جائزہ لیں تو ان کا سراغ ہمیں بہت جلد مل جائے گا۔ میں اس سیمینار میں تشریف لانے والے معتدل مزاج مقررین کی سوچ سے مکمل اتفاق رکھتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس امر کو پیش نظر رکھتا ہوں کہ اسلام دشمن، مسلمانوں کو وہ سنی ہوں یا شیعہ، اُنہیں اپنا برابر کا دشمن سمجھتے ہیں لیکن مسلمان دین کے حوالے سے جزوی مسائل میں اختلافات کی شدت کا شکار ہیں۔ حالانکہ ان احکامات کی تعمیل کا جواب ہر فرد کو اللہ کے حضور دینا ہے۔ ہر ایک کو دوسروں کا محاسبہ کرنے کی بجائے اپنے محاسبے پر توجہ دینی چاہیے۔

میں اپنی گفتگو کے آخر میں تمام امن پسند قوتوں کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ بین الاقوامی اور بین المذہبی ڈائیلاگ (Interaction) کو اہمیت دیں، تا کہ وہ مذہبی تعصب کے حوالے سے ان محرکات اور عوامل کا ازالہ کر سکیں جن کے نتیجے میں تخریب کاری کے یہ ناپسندیدہ واقعات وقفے وقفے مگر تسلسل سے رونما ہوتے رہتے ہیں۔ عالم اسلام پر بالعموم اور پاکستان پر بالخصوص یہ بڑا کڑا وقت ہے جس میں صرف چند جذباتی لوگوں کی نادانی کے باعث ہم ایک سخت آزمائش سے دو چار ہیں۔ دین وشریعت کے حوالے سے بھی ہم اقوامِ عالم میں برابری اور حمیت کے ساتھ زندہ رہنا چاہتے ہیں اور دوسروں کے تہذیبی، سیاسی اور ثقافتی حقوق کا احترام بھی کرنا چاہتے ہیں۔

میں اس سیمینار کے منتظمین کا شکر گزار ہوں کہ ان کی یہ کاوشیں ایسی روایت کا آغاز کریں گی جو بالآخر اقوامِ عالم کو مسلمانوں کا موقف سمجھنے کا موقع دیں گی اور غیر مسلم اقوام کو اپنے طرزِ عمل پر خود احتسابی کا آئینہ دکھائیں گی۔ مشرق ومغرب میں تخریب کاری اور انتہا پسندی کا یہ عفریت اقوامِ عالم کے باہمی احترام، روابط اور جذبہ مفاہمت کے مقابلے میں شکست سے دو چار ہوگا، ان شاء اللہ۔ اسلام کل بھی امن پسندی کا دین تھا، آج بھی اس کا موقف عادلانہ ہے اور مستقبل میں بھی یہ اپنی ذمہ داریوں کا بھرپور ادراک رکھتا ہے۔ میں اس سیمینار کے اعلیٰ مقاصد کے لیے دعا گو ہوں اور اس کے بہتر اثرات کی توقع رکھتا ہوں۔ ▣

© rasailojaraid.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ